احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 47

منگل 20 نومبر 2001ء

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 20 نومبر 2001ء 4 رمضان 1422 ہجری - 20 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 265

بے مثل عبادت

حضرت ابوامامہ الباھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے - فرمایا روزے رکھا کرو - کوئی اور کام اس جیسا نہیں ہے

(سنن نسائی کتاب الصیام باب فضل الصائم حدیث نمبر 2191)

رمضان المبارک کا فلسفہ ' اہمیت' افادیت اور ضرورت کا پرمعارف بیان

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

قرآن کریم کے عالمی ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس نے دنیا کے ہر مذہب کے روزوں کا ذکر فرمایا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 16 نومبر 2001ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان کی اہمیت و افادیت اور مسائل پر نہایت لطیف اور پر معارف انداز میں روشنی ڈالی - حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی نشر کیا گیا -

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 184-185 کی تلاوت اور ترجمے کے بعد فرمایا - اس آیت کریمہ میں جو یہ اعلان ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان پر بھی روزے فرض کئے گئے - یہ صرف قرآن کریم میں اعلان ہے اور اس کے علاوہ دنیا کی کسی کتاب میں بھی اس کا ذکر نہیں - ہر قوم میں لازماً کسی نہ کسی رنگ میں روزے رکھے جاتے رہے ہیں لیکن انہوں نے کسی دوسرے مذہب کی بات نہیں کی کہ فلاں مذہب میں بھی روزے ہیں تو قرآن کریم کے عالمی ہونے کا بہت بڑا ثبوت اس بات میں ہے -

حضور انور نے روزے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے احادیث نبویہ پیش فرمائیں - حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور شرابہ' اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے جھگڑے تو چاہئے کہ وہ کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں - حضور انور نے فرمایا کہ اگر روزہ دار ہوتے ہوئے بھی باتیں کرنی ہیں تو وہ صرف بھوک ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں - حضرت سہلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں' قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے - اور ان کے سوا کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا - پوچھا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے سوا اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا - اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا - اور پھر کوئی اس سے جنت میں داخل نہ ہو سکے گا - آنحضور ﷺ نے ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے - حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشادات پیش فرمائے جن میں روزہ کی فلاسفی اور حقیقت بیان فرمائی گئی ہے - نیز عید سے پہلے فطرانہ دینے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی - حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک اور جگہ فرماتے ہیں - رمضان کے مہینے میں دعاؤں کی کثرت' تدریس قرآن اور قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے - حضور انور نے فرمایا ہمارے ہاں بھی تدریس قرآن ہوتی ہے - اور ہر ہفتے اور اتوار کو میری بھی باری ہوا کرے گی - اور باقی اوقات میں دوسرے علماء درس دیا کریں گے - افطاری کے بارے میں حضور انور نے فرمایا افطاری کروائیں' سادہ رکھیں تا کہ روزے داروں کو افطاری کرانے کا ثواب تو مل جائے مگر ان کو پر شکم بنانے کا گناہ نہ ملے - حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں - یہ مبارک بھی دن ہیں اور مبارِک بھی دن ہیں - یعنی برکتیں دینے والے اور جن کو خدا کی طرف سے برکت ملی ہے - انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت فرائض بجالاوے - روزے کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ اگر تم روزے رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی بہتری ہے -

حضور انور نے احادیث کی روشنی میں روزوں کے مسائل بیان فرمائے جن میں سحری کھانے کی برکت' بچوں کو سحری کے وقت اٹھانے میں حکمت' روزے میں بھول کر کھانا اور پینا' سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی' سفر میں روزہ' روزے میں مسواک یا برش کرنا اہم ہیں - حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک مٹی میں ملے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا' جس کے پاس رمضان آیا اور گزر گیا قبل اس کے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں' جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچے اور اسے جنت میں داخل نہ کروا سکے - حضور انور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے رمضان میں ہر قسم کے ریاء سے پاک رہتے ہوئے ہم اپنا رمضان گزاریں - دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے -

حضور کا درس قرآن

رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا درس القرآن ہر ہفتہ اور اتوار کے دن شام ساڑھے چار بجے تا ساڑھے پانچ بجے لندن سے Live نشر ہوتا ہے - احباب اس بابرکت درس سے بھرپور استفادہ کریں -

ہر سوموار تا جمعرات 4 بجے تا ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ سالوں کے درس قرآن نشر ہوتے ہیں - (نظارت اشاعت - سمعی بصری)

مالی قربانیوں کے پھل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

آپ حیران رہ جائیں گے کہ جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے دو دو آنے دینے والوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی برکت دی ان کی اولادوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی - اگر وہ یاد رکھیں کہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آئے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں - (خطبہ جمعہ 8 نومبر 1996ء)

درخواست دعا

مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی ان دنوں Lungs میں انفیکشن کی وجہ سے شدید کھانسی میں مبتلا ہیں ابھی مزید ٹیسٹ وغیرہ بھی ہو رہے ہیں ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کار پرداز لکھتی ہیں -

خاکسارہ کے والد مکرم ناصر محمد صاحب سیال ان دنوں شدید بیمار ہیں اور واشنگٹن ہسپتال میں زیر علاج ہیں رات سے بیماری میں شدت زیادہ ہے - احباب جماعت سے ان کی معجزانہ کامل شفایابی کے لئے ان دنوں خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے -

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 25-11-2001 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے - ضرورت مند احباب شعبہ پرچی روم سے رابطہ کریں -

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رمضان کی برکتوں، اس کی مصلحتوں، اس کے گہرے فوائد کا سب سے بڑا علم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 26 جنوری 1996ء بمطابق 26 صلح 1375 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 185-184 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گزشتہ خطبے پر میں نے دو آیات کی تلاوت کی تھی جن کا رمضان سے تعلق تھا آج کے لئے میں نے دو آیتوں کا انتخاب کیا ہے جو اسی مضمون پر دوسرے پہلو سے روشنی ڈال رہی ہیں- اے لوگو جو ایمان لائے ہو (-) تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں (-) جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے- (-) تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو (-) گنتی کے چند دن ہیں (-) پس تم میں سے جو بھی کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو- تو اسے بعد کے ایام میں وہ مدت پوری کرنی ہو گی (-) اور وہ لوگ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں (-) مسکین کا کھانا فدیہ دینا ہے یعنی (-) کھانا دینے کی طاقت رکھتے ہوں وہ کھانا دے دیں دوسرا معنی ہے (-) اور وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی رمضان کے بعد بھی طاقت نہیں رکھتے ان کو چاہئے (-) کہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیں- (-) پس جو کوئی بھی خیر کے معاملے میں تطوع کرے تو اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے کہ اس میں کیا فوائد ہیں اور یہ بہتر ہے (-) یعنی کاش تم جانتے کاش تمہیں علم ہوتا تو تم یہی نتیجہ نکالتے کہ روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے-

یہاں ''تطوع'' کا میں نے ترجمہ نہیں کیا (-) کیونکہ اس کے دو ترجمے رائج ہیں- دو ترجمے کئے جاتے ہیں جو دونوں جائز ہیں اور عربی گرامر دونوں کی اجازت دیتی ہے- ایک ترجمہ جو زیادہ تر معروف ہے وہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی بطور نفل نیکی کرے تطوع کے معنے ہیں نفلاً' جہاں حکم نہ ہو بلکہ حکم کے بغیر ہی نیکی کی جائے- وہ نفلی نیکی' طوعی نیکی طوعی لفظ جو ہے وہ یہی ''تطوع'' والا لفظ ہی ہے یعنی دونوں ایک ہی روٹ سے نکلے ہوئے ہیں- تو جو بھی کوئی نفلی نیکی کرے گا پس وہ اس کے لئے بہتر ہو گا- اس ترجمے میں کچھ دقتیں ہیں وہ یہ کہ اس سے پہلے یہ گزر رہا ہے (-) جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پہ ہو وہ بعد کے ایام میں روزے رکھ لے- پھر اگر یہ کہا جائے کہ پس جو کوئی نفلی طور پر نیکی کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے تو اس سے اس طرف ذہن جاتا ہے کہ اگرچہ اجازت ہے کہ رمضان کے دوران بیماری کی حالت میں اور سفر کی حالت میں روزے نہ رکھے جائیں مگر رکھ لو تو بہتر ہے کیونکہ یہ ایک نفلی نیکی ہو گی- لیکن اس میں یعنی ترجمہ تو یہ کیا جاتا ہے مگر اس میں ایک بڑی دقت یہ ہے کہ فرض کے وقت نفلی نیکی نہیں کی جا سکتی- اگر فرض ادا ہو تو فرض ادا ہو گا فرض کے بدلے نفلی نیکی کا کوئی تصور نہیں ہے- پس یہ ناممکن ہے کہ نفلی طور پر فرضی روزے رکھ لو- اس لئے یہ ایک تضاد پیدا ہو جاتا معنیٰ میں اور محل میں جو موقع ہے اس کے ساتھ یہ معنیٰ ٹھیک بیٹھتا نہیں-

دوسرا معنی ہے (-) جو کوئی اطاعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے- یعنی نیکی اطاعت ہی کا نام ہے کوئی اطاعت کی روح کو پیش نظر رکھے اور پھر نیکی کرے وہ نیکی ہے وہ اس کے لئے بہتر ہے اور جو حضرت مسیح موعود (-) کا فتویٰ میں نے پہلے آپ کے سامنے رکھا تھا کہ رمضان کے مہینے میں مریض ہو اور سفر پر ہو تو یہ نیکی نہیں ہے کہ انسان زبردستی روزہ رکھے- جب اللہ نے فرمایا ہے کہ پھر دوسرے ایام میں رکھو تو نیکی اطاعت میں ہے- پس اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس وقت روزے نہ رکھے اور بعد میں رکھے تو یہ دوسرا معنی جو ہے بعینہ اس کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے معنے پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے-

LANE نے یہ دونوں معنے بیان کئے ہیں لکھتا ہے WHOSO DOES GOOD THAT IS NOT OBLIGATORY ON HIM یعنی نیکی' نفلی نیکی- OR DOES GOOD IN OBEDIENCE نیکی کرے اطاعت کو اپناتے ہوئے- تو یہ جو اطاعت کو اپنانے والا معنی ہے یہ بہتر ہے اور مضمون کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور حضرت مصلح موعود (-) نے یہی ترجمہ کیا ہے- اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو وہ اس کے لئے بہتر ہے- بعد کا جو آخر پہ مضمون ہے (-) یہ رمضان کے متعلق عمومی حکم ہے اس کا استثنائی حکم سے کوئی تعلق نہیں کہ رمضان کے مہینے میں جو روزے ہیں وہ تمہارے لئے بہر حال بہتر ہیں- تمہیں علم نہ ہو تو الگ بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اگر تم علم رکھتے کہ روزوں کے کیا کیا فوائد ہیں تو تم جان لیتے اور یہی بات خود کہتے کہ یہ اچھی چیز ہے ہمارے فائدے میں ہے-

اب وہ علم سے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کچھ ارشادات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ جب علم نہ ہو تو صاحب علم سے علم حاصل کرنا چاہئے- اور رمضان کی برکتوں' اس کی مصلحتوں' اس کے گہرے فوائد کا سب سے بڑا علم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا- پس اسی حوالے سے اس علم کے تعلق میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں' ایک نسائی کتاب الصوم سے لی گئی ہے-

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا- تو ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کے آتا ہے- اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان سے گزر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دھل جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے' باب فضل من قام رمضان "۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلی حدیث میں عبادت کا عمومی ذکر تھا جو اخلاص کے ساتھ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے اس کی گویا کہ از سر نو روحانی پیدائش ہوتی ہے' یہاں تہجد کی نماز کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے جو رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پس رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی تہجد کی نمازیں یوں کہنا چاہئے خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے اور پیٹ کی خاطر اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کرلے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں' یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا' بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کر دے' ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کے لئے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کا وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کرکے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کے لئے' تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانے میں بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔

مسند احمد بن حنبل میں سے یہ حدیث ہے' بحوالہ فتح الربانی' ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

پس وہ دیگر شرائط جو تہجد کی نماز یا عبادت ادا کرنے کے علاوہ لازم ہیں وہ یہ ہیں کہ تقاضوں کو پورا کیا جائے اور تقاضے پورے کرنے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے محفوظ رہے جن کے متعلق قرآن کریم میں یا احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ خصوصیت سے رمضان کے مہینے میں ان سے پرہیز کیا جائے اور ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے' ایسا روزے دار اگر رمضان کے مہینے روزہ رکھتے ہوئے گزار دے تو اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

بخاری کتاب الصوم سے ایک اور حدیث لی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں ایک خطبے کا بڑا حصہ پہلے بھی اس حدیث کے لئے وقف کر چکا ہوں تاکہ عامۃ الناس کو جو اس حدیث کے الفاظ سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے اس کا ازالہ کیا جائے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ رمضان کے مہینے میں دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو دوزخی کام کرے اور ہر وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گزر رہا ہے خواہ مومن ہو یا کافر ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر مومن بھی ہو یعنی ظاہری طور پر ایمان لاتا ہو لیکن رمضان کا مہینہ دیکھنے کے بعد اس کے تقاضوں کے خلاف بات کرے اور عمداً ایسی باتوں کا ارتکاب کرے جو رمضان کے منافی ہیں بلکہ عام دنوں کے بھی منافی ہے تو ایسے شخص پر تو جہنم کے دروازے زیادہ زور سے کھولے جائیں گے۔ دراصل یہ خوشخبری ہے محض ان مومنوں کے لئے جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں اور قرآن کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں۔ اصل میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں مگر قرآن کریم بھی اللہ اور رسول کی اطاعت الگ الگ بیان فرماتا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اگر تمہیں براہ راست قرآن کریم میں کوئی حکم دکھائی نہ بھی دے رہا ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ حکم دیا ہو تو چونکہ اللہ کے حکم کے سوا وہ بات کرتے ہی نہیں تھے اس لئے یقین جانو کہ آپؐ کی اطاعت ویسی ہی ہے جیسے اللہ کی اطاعت ہے پس اس وجہ سے قرآن کریم بار بار اللہ اور رسولؐ' اللہ اور رسول دونوں کی اطاعت پر زور دیتا ہے مگر حقیقت میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں کیونکہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ رسول خدا کی اطاعت کے سوا کوئی اطاعت نہیں جانتا تھا۔ پس اس پہلو سے دروازے جب کھولے جاتے ہیں تو ان پر کھولے جاتے ہیں جو اللہ اور رسول کی اطاعت میں وقت گزارتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لئے جن پر یہ مبارک مہینہ طلوع ہوا لیکن اس کی طرف پیٹھ پھیر کے اس کے سارے تقاضوں کو جھٹلا دیا' اس کے سارے تقاضوں کو رد کر دیا' ایسے لوگوں پر تو جہنم پہلے سے زیادہ بھڑکنے کے احتمالات ہیں بجائے اس کے کہ جہنم کے دروازے بند ہوں۔ تو امت محمدیہ جو حقیقی معنوں میں اطاعت خداوندی اور اطاعت رسول کی پابند ہو اس کے لئے خوشخبری ہے کہ ان پر دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے ان پر رمضان کے بعد کیا کھول دیئے جاتے ہیں' رمضان ہی میں بند ہوتے ہیں؟ تو مراد یہ ہے کہ رمضان ان کے لئے اتنی نیکیوں کے پیغام لاتا ہے اور اتنے تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے کہ ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کریں جو ان کو دوزخ میں لے جائے مگر عام دنوں میں بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں اور اتنی توجہ' اتنے انہماک سے نیکیوں پر عمل اور بدیوں سے بچنے کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ اس لئے رمضان کا مہینہ مومن کے لئے سب سے زیادہ پُرسکون مہینہ ہے سب سے زیادہ محفوظ مہینہ ہے۔ اس مہینے میں مومن کے لئے کوئی خطرہ درپیش ہی نہیں ہوتا کیونکہ ہمہ وقت اس کی توجہ اس طرف رہتی ہے کہ اس رمضان سے میں نیکیاں کما کر گزروں اور بدیاں جھاڑ کر نکلوں۔

پس اس پہلو سے اس حدیث کو سمجھنا چاہئے کہ وہ مومن ہے جس پر یہ سب کچھ ہوتا ہے جس کے لئے یہ سب کچھ ہوتا ہے جہنم کے دروازے بند' جنت کے دروازے کھلے اور شیطان جکڑ دیا جاتا ہے۔ یعنی مومن کا شیطان وہ شیطان بھی ہے جو اس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے اور وہ ہر انسان کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ پس آپ دیکھ لیں کہ رمضان کے مہینے میں کتنی کتنی ایسی عادتیں تھیں جو نیکی کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہیں تھیں مگر اب جب آپ کی وہ عادتیں آپ کو اپنی طرف بلاتی ہیں تو بار بار آپ کے دل سے یہ آواز اٹھتی ہے "نہیں"، معلوم ہوتا ہے کہ قید ہے ایک۔ اور بہت سے روزے دار قید کا احساس نمایاں طور پر رکھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بھوک کوئی چیز نہیں

ہے جو دراصل مشکل ہو۔ صبح سحری کھائی اس کا لطف الگ آتا ہے جب افطاری کا وقت آتا ہے تو اس کا ایک الگ لطف ہے بیچ کا جو وقت ہے وہ بھول جاتا ہے ان دو وقتوں کے درمیان۔ جو اصل چیز ہے وہ آزادی کا احساس ہے جس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ہر شخص، ہر روزے دار جانتا ہے کہ دن رات جو ہر وقت پابندی میں جکڑے ہوئے وقت گزرتا ہے اور نفس کے اوپر ہمیشہ یہ خیال غالب رہتا ہے کہ دیکھو تم آزاد نہیں ہو یہ وہ چیز ہے جو درحقیقت مومن پر روزے دار پر بطور قید کے عیاں ہوتی ہے اور یہ شیطان کی قید ہے ورنہ نماز پڑھنے میں تو اس کو کوئی تنگی محسوس نہیں ہوتی قید کی۔ نیک کام کرنے میں، اچھی بات کرنے میں جس کی اس کو پہلے سے ہی عادت ہو وہ بڑی بشاشت محسوس کرتا ہے اس کو کوئی قید محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن وہ عادتیں ہیں دراصل جو ظاہری طور پر اس کے سامنے اس کے دماغ میں ابھریں یا نہ ابھریں مگر قید کا احساس بعض ایسی بدعادتوں سے تعلق رکھتا ہے جو پہلے زمانے میں تھیں اور رمضان میں آکر محسوس ہوتا ہے کہ اب میں یہ نہیں کرسکتا۔ پس وہ قید شیطان کی قید ہے اور یہاں شیطان سے مراد عام شیطان نہیں ہے۔ کیونکہ عام شیطان ہو تو وہ سب کے لئے جکڑا جائے گا' عام شیطان اگر جکڑا گیا تو کیا مومن کیا کافر سب کا شیطان جکڑا گیا لیکن یہ وہ شیطان ہے جس کا ذکر احادیث میں دوسری جگہ ملتا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کی رگوں میں' اس کے خون میں ایک شیطان دوڑ رہا ہے وہ قید ہو جاتا ہے اور بڑی مشکل سے بعضوں کا وقت گزرتا ہے۔ وہ عید میں داخل ہوتے ہیں کہتے ہیں چلو رہائی ہوئی۔ لیکن اگر وہ غور کریں تو سوچیں گے کہ بعض بدعادتوں کی طرف لوٹنے کو وہ رہائی کہتے ہیں اور بعض اچھی عادتوں سے بچ نکلنے کو وہ رہائی سمجھتے ہیں۔ لیکن انسان بسا اوقات باشعور طور پر اپنے نفس کا جائزہ نہیں لیتا خود اپنے حالات سے بھی بے خبر رہتا ہے اس لئے بس ایک مبہم سا احساس' ایک قید ہے جس میں سے وہ نکل کر پھر آخر عام دنوں میں داخل ہو جاتا ہے۔

تو یہ جو شیطان کا جکڑا جانا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف سے ایک پیغام ہے' ایک نصیحت ہے جو گہری نفسیاتی نصیحت ہے۔ اس پر غور کر کے اگر آپ اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ شیطان کیا ہے؟ کیسے جکڑا جاتا ہے؟ تو پھر ممکن ہے کہ رمضان کے بعد بھی آپ اس شیطان کو باندھ کر رکھنے کی کوئی تدبیر سوچیں یا ہمہ وقت بیدار رہنے کی کوشش کریں کہ اب جب قید کیا ہے تو پھر قید ہی رکھا جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ پھر یہ چھٹ جاتا ہے اور اگلے رمضان سے پہلے پہلے وہ ساری عادتیں ڈھا جاتا ہے جن سے بچنے کے لئے رمضان آپ کے لئے اس کی قید کا اور آپ کی رہائی کا پیغام لایا تھا۔ دراصل مومن' اعلیٰ درجے کا مومن تو وہ ہے جو مسلسل جکڑا رہتا ہے وہ ایک رمضان سے آزاد ہو کر نہیں نکلتا بلکہ قید ہی کی حالت میں جاتا ہے۔ یعنی اس کے نفس کی خواہشات کا جہاں تک تعلق ہے وہ قید رہتا ہے۔ پس شیطان مومن کے اندر کا شیطان ہے جو قید ہوتا ہے اور وہ قید ہو جائے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے گویا مومن قید ہے تو وہ آزاد نہیں رہتا۔ چنانچہ اسی بات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک اور محاورے میں یوں بیان فرمایا (-) کہ دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ یہاں شیطان کے لئے نہیں فرمایا بلکہ مومن کے لئے قید خانہ فرمایا ہے پس وہی معنے بنتے ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں کہ شیطان کا لفظ ہر شخص کے اندر کے شیطان پر اطلاق پاتا ہے اور ہر مومن کے اندر بھی ایک شیطان ہے جو ہمہ وقت اس کو آسانیوں کی طرف بلاتا اور خدا کی راہوں میں تکلیفوں سے ڈراتا ہے ہر وقت اس کو من مانی کرنے کی تلقین کرتا اور اطاعت کے رستوں سے پیچھے ہٹاتا ہے یہ شیطان ہے جو قید ہو جائے اور اگر اسے عمر قید ہو جائے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث صادق آئے گی کہ (-) دنیا تو مومن کے لئے ساری زندگی قید خانہ بن جاتی ہے۔ پس عجیب بات ہے کہ لفظ مومن اور شیطان یہاں دونوں بظاہر ایک دوسرے پر انطباق کر رہے ہیں مگر معنے اگر سمجھ لیے جائیں تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ مومن کے اندر نفس امارہ کا شیطان ہے جو زندگی بھر ہمیشہ قید رہتا ہے اور ان معنوں میں دنیا مومن کا قید خانہ بنتی ہے۔

پھر ایک اور حدیث میں اسی مضمون کو یوں بیان فرمایا گیا ہے یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

شیطان اور جن! یہ جن کیا چیز ہے جو شیطان کے ساتھ جکڑا جاتا ہے۔ شیطان اگر نفس امارہ ہے تو جن غصے کی حالت میں اور اشتعال کی حالت میں اپنے حواس کو بے قابو کر دینا یا حواس پہ سے قابو اٹھا لینے کا نام ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے غصے کو بھی ''جن'' کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ پس شیطان کے علاوہ جن اس طرح قید ہوتا ہے کہ **بعض لوگ جو ہیں بڑی جلدی مشتعل ہونے والے لوگ ہوتے ہیں اور مغلوب الغضب ہوتے ہیں مگر روزے کی حالت میں جب کوئی ان سے ایسی بات کہے جس کو وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہوگئی' ہم پر چوٹ ماری گئی ہے تو اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آواز سنائی دیتی ہے کہ کوئی غصہ کرے' کچھ زیادتی کرے تم نے آگے سے ویسا جواب نہیں دینا۔ تم یہ کہو میں روزے سے ہوں' میں مجبور ہوں۔** تو قید جو ہے وہ جن کی بھی ساتھ ہوگئی ہے اور جن سے مراد غصے کا جن ہے تو اشتعال کی حالت میں جو لوگ بدیاں کرتے اور بعض دفعہ ایسے ظلم کر جاتے ہیں کہ پھر ہمیشہ کے لئے وہ اپنے جن کی سزا پاتے رہتے ہیں۔ ایک اشتعال کی حالت کا فعل عمر بھر کی قید میں اس کو مبتلا کر سکتا ہے یا پھانسی کے تختے پر لٹکا سکتا ہے یا اور کئی قسم کے عوارض میں مبتلا کر سکتا ہے کئی قسم کے پچھتاوے لگ جاتے ہیں۔

تو جن بھی بڑی خطرناک چیز ہے مگر اگر آپ کو پتہ ہو کہ جن ہے کیا؟ ورنہ جن کی اگر آپ تلاش کرتے پھریں کہ باہر سے کوئی جن آیا تھا یا نہیں آیا تھا تو کچھ بھی نہیں ملے گا آپ کو اور آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ جن آزاد ہے حالانکہ آپ کی خاطر قید کیا جانے والا جن یہ غصے کا جن ہے اور شیطان نفس امارہ کا شیطان ہے یہ دونوں قید ہو جائیں تو آگ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان کا آپس میں تعلق ہے۔ ہر ایک کے لئے آگ کے دروازے بند نہیں ہوتے جن کا جن قید ہو جائے' جن کا شیطان پکڑا جائے ان کے لئے آگ کے دروازے بھلا کیسے کھل سکتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہ ایک طبعی نتیجہ ہے۔ نفس امارہ کو لگام دے دیں اور غصے کو قابو میں کر لیں تو اس کے نتیجے میں لازم ہے کہ آپ سے ایسی نیکیاں سرزد ہوں جو خدا کے ہاں آپ کو مقبول بنا دیں چنانچہ فرمایا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے چاہنے والے رک جا اور اللہ کے کئی ایسے بندے ہیں جنہیں آگ سے نکالا جاتا ہے یہ ہر رات کو ہوتا ہے۔

تو یہ ایسی تجربہ گاہ ہے رمضان جس میں انسان کو موقعے ملتے ہیں اپنے اوپر تجربات کرنے کے' نیکیوں میں آگے بڑھانے کے' بدیوں سے روکنے کے تجربے' غصے کی حالتوں پہ قابو پانے کے' نفس امارہ کے خلاف ایک جہاد کرنے کا موقع' ان موقعوں سے جو کامیابی سے گزر جاتا ہے اس کے متعلق کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ ایسے بندے ہیں جنہیں آگ سے نکالا جاتا ہے۔ ہر رمضان ایک شخص کو ہمیشہ کے لئے جہنم سے نکال لیتا ہے اس جہنم سے جس کی طرف وہ روزمرہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کا کوئی اس کو خیال نہیں ہوتا کوئی شعور نہیں ہوتا اور فرمایا ایسا ہر رات کو ہوتا ہے۔ **پس بڑے ہی وہ خوش نصیب ہیں جو رمضان کی راتوں میں کسی رات کو اٹھ کے جب تہجد پڑھ رہے ہوں تو دل پر ایک ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ انہیں جھنجھوڑ کے رکھ دے۔ ان کو خواب غفلت سے بیدار کر دے۔ انہیں احساس ہو کہ اب مجھے لازماً ایک نئے وجود کے طور پر زندہ رہنا ہوگا اور اس پہلو سے اس احساس کے بعد جب وہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے تو ہر رات خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے متعلق یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ جہنم سے نکل گئے ہیں۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا'' الصیام جنة '' کہ روزہ ڈھال ہے۔(صحیح مسلم کتاب الصیام)۔ ڈھال وہ چیز ہے جس سے ہر قسم کے خطروں کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ پس روزے کی پناہ میں آ جاؤ تو ہر قسم کے فساد ہر قسم کے خطروں سے بچ جاؤ گے۔ لیکن اگر روزہ رکھا ہوا اور منہ پر وہی پہلے کی طرح لغو باتیں یا گالی گلوچ یا اشتعال انگیز باتیں کرنا اور اشتعال انگیز باتوں کے جواب میں بے قابو ہو جانا یہ ادائیں پہلے کی سی اگر جاری رہیں تو اس روزے کا کیا فائدہ؟ ایسا روزہ محض بھوک کی سزا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں رہتی۔

آج صبح جب خبروں سے متعلق جنگ اخبار دیکھا تو اس امید سے دیکھا کہ شاید اب یہ خبر مل جائے کہ رمضان کے مہینے میں کوئی قتل وغارت نہیں ہوگا' کوئی فساد نہیں ہوگا' (-) گلیوں میں کم سے کم کچھ عرصے کے لئے تو امن آ جائے گا اور اس خوف سے دیکھا کہ کہیں یہ میری امید جھوٹ ہی نہ نکلے تو خوف سچا نکلا اور امید جھوٹی نکلی۔ کیونکہ اخبار اسی طرح گناہوں کی خبروں سے کالا ہوا پڑا ہے۔ ہر قسم کے فساد کی خبریں موجود ہیں اور رمضان شریف کے احترام کے ذکر شاید مسجدوں میں ملتے ہوں مگر (-) گلیاں' (-) گھر' (-) بازار (-) دن' (-) راتیں اس رمضان سے بے خبر ہیں جس رمضان کا ذکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان سے آپ کے سامنے کر رہا ہوں۔ کسی بے چارے کو وہ ڈھال ہی میسر نہیں۔ ایک ہی شہر میں ایک خاندان کو اس طرح ذبح کر دیا جاتا ہے۔ آج ہی کی خبر میں تھا کہ ایک شخص جو اپنی فیکٹری میں سویا ہوا تھا وہ روزہ رکھنے کی نیت سے گھر گیا تو بیوی نے کہا کہ سوئی گیس بند ہو گئی ہے اس لئے روٹی نہیں پکا سکی۔ وہ واپس اپنی فیکٹری کی طرف گیا کہ شاید کچھ بازار سے چیز لے کے کھائے لیکن اس کے بعد دیکھا نہیں گیا۔ تو دوسرے دن جب پتہ چلا کہ وہ چور یا ڈاکو یا اس کے دشمن اس وقت آئے ہیں جب کہ سحری کا وقت تھا اور پہلے اس کو وہاں ذبح کیا پھر اس کو گھسیٹ کر باہر لائے اس کے اپنے دفتر کا سامان ٹیلی ویژن کا الاؤ لگایا اور اس آگ میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ یہ جہنم کا دروازہ بند ہے یا کھلا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ پس جہنم کا دروازہ کھل بھی جاتا ہے اور اس طرح بھڑک بھی اٹھتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کے احکامات کے دائرے سے باہر زندگی بسر کرتے ہیں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا'' ان لکل شئی بابا و باب العبادة الصیام '' یہ جامع الصغیر سے حدیث لی گئی ہے۔ اسی طرح ایک دار قطنی بحوالہ جامع الصغیر حدیث ہے'' اذا سلم رمضان سلمت السنة ''۔ پہلی حدیث کا ترجمہ ہے **ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔** دوسری حدیث کا ترجمہ ہے کہ **جب رمضان سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔ جب رمضان سلامت رہا تو سارا سال سلامت رہا** یہ ترجمہ ہے۔

پہلی حدیث میں جو یہ فرمایا گیا کہ عبادت کا دروازہ رمضان ہے تو اس سے کیا مراد ہے کیا رمضان کے بغیر عبادت نہیں ہوتی۔ پانچ وقتہ نماز جو فرض ہے اس کے علاوہ بھی تو بہت سی عبادات ہے تہجد کی نمازیں بھی ہیں یہ سارا سال ہوتی رہتی ہیں تو صیام کو عبادت کا دروازہ کیوں فرمایا گیا۔ ایک تو یہ معنی ہے کہ عبادت کا وسیع تر مفہوم جس میں بندگی بھی شامل ہے جیسا رمضان سکھاتا ہے ویسا کوئی اور مہینہ نہیں سکھاتا۔ دوسرے یہ کہ **رمضان کے وقت عبادت کے لئے ایسا جوش پیدا ہوتا ہے اور ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ حقیقت میں اگر عبادت کی لذت پانی ہو تو رمضان کے رستے سے داخل ہو پھر تمہیں یہ بات سمجھ آئے گی کہ عبادت کیا ہوتی ہے۔** پس یہ مفہوم ہے ''عبادت کا دروازہ'' ورنہ یہ مراد نہیں کہ رمضان کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی۔

دوسری حدیث میں ہے رمضان سلامت رہا تو سارا سال سلامت رہا۔ اس حدیث میں جو مومن سے توقع ہے کچھ اس کا بھی بیان ہے۔ کہ وہ مومن جو حقیقت میں رمضان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور کوئی تقاضا توڑتا نہیں اس کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کا آئندہ سارا سال سلامتی سے گزرے گا۔ پس پہلی جو احادیث تھیں ان میں ماضی کے تعلق سے خوشخبری دی گئی تھی یعنی پچھلے جو گناہ ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ کوتاہیاں جو ہوئیں ان سے صرف نظر فرمایا جائے گا اس لئے فکر نہ کرو اگر رمضان نصیب ہو گیا تو جو کچھ پہلے لغزشیں ہوئیں' کوتاہیاں ہوئیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی معاف فرما دے گا۔ اب اس حدیث میں **یہ خوشخبری ہے کہ اگر تم صحیح طور پر رمضان کے تقاضے پورے کرو گے تو رمضان کا مہینہ تمہیں بچا لے جائے گا تمہارا پورا سال بچاوے گا۔** پس تم نے رمضان کے مہینے میں جو رستہ اختیار کیا ہے وہ پورے سال تک کے لئے رمضان سے طاقت پائے گا اور سیدھا رہے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی گولی بندوق کی نالی سے نکلتی ہے اگر چھوٹی نالی ہو تو بہت جلدی وہ رستے سے بھٹک جاتی ہے اور جتنی لمبی نالی ہو اتنی زیادہ دیر تک سیدھی نشانے کی طرف حرکت کرتی رہتی ہے۔ پس اسی لئے لمبی نالیوں سے دور کے نشانے لئے جاتے ہیں چھوٹی نالیوں سے نزدیک کے نشانے لئے جاتے ہیں۔ پس تیس دن کا جو خدا تعالیٰ نے رمضان رکھا۔ یہ ایک ایسی نالی ہے جس میں اگر آپ سیدھے رہ کر گزریں اور رمضان کے حقوق ادا کرتے ہوئے گزریں تو سارا سال آپ کو سیدھا رکھے گی یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے گا اور پھر اگلے رمضان میں ایک اور نالی میں پھر دوبارہ داخل ہوں گے پھر آپ کو سیدھا کیا جائے گا' آپ کی کجیاں صاف کی جائیں گی تو ساری زندگی بچتی ہے اصل میں۔ ایک رمضان کو آپ سلامتی سے گزار لیں تو گویا اگلا سال سلامتی سے گزر گیا اور جب ہر دو رمضان کے درمیان سال سلامتی سے گزرے تو دوسرے معنوں میں ساری زندگی سلامتی سے گزر جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ فرمایا **ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے ایک زکوٰة ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰة اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے۔** زکوٰة اموال کو پاک کرنے کے لئے بھی دی جاتی ہے اور اعمال کی نشوونما کے لئے بھی دی جاتی ہے دونوں معنے بیک وقت اس میں موجود ہیں اور تزکیہ نفس کے لئے بھی دی جاتی ہے پس آپ ؐ نے فرمایا کہ جسم کو اگر پورے طور پر اس کے ہر پہلو سے دیکھا جائے تو روزہ ایسی چیز ہے جو سارے جسم کی زکوٰة بن جاتا ہے اور اس کے متعلق تشریح ایک اور حدیث میں یوں بھی آئی ہے کہ ''صوموا تصحوا'' **اگر تم روزے رکھو گے تو صحت مند رہو گے۔ پس صرف روحانی زکوٰة ہی نہیں بدنی زکوٰة بھی ہے** اور رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روزے کے نتیجہ میں صحت بہتر ہوتی ہے خراب نہیں ہوا کرتی بشرطیکہ بیماری کی شرط کو پیش نظر رکھے۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیمار ہو تو روزے نہیں رکھنے اگر اس شرط کو نظر انداز کریں گے تو پھر صحت بگڑے گی تو آپ کی اپنی غلطی سے بگڑے گی۔ رمضان کے نتیجے میں صحت نہیں بگڑا کرتی بلکہ صحت عطا ہوتی ہے۔

وہ لوگ جو ڈائٹنگ (Dieting) کرتے ہیں مثلاً 'بڑی مصیبت پڑی ہوتی ہے سارا سال کوشش کرتے ہیں لیکن پھر بھی وزن کم نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ضروری نہیں کہ وہ کھانا زیادہ کھاتے ہوں۔ کئی ایسے موٹے میں نے دیکھے ہیں میرے پاس مریض آتے رہتے ہیں جن کی مشکل یہ ہے کہ اگر وہ کھانا کم کر دیں تو خون کم ہو جاتا ہے مگر جسم کم نہیں ہوتا اور کئی ایسی مریضائیں ہیں جن بیچاریوں کو انیمیا ہو گیا اس کوشش میں کہ کسی طرح وزن کم ہو یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے مجبور کیا کہ اپنی غذا نارمل کرو خواہ وزن کم ہو یا نہ ہو تو یہ Metabolism کی خرابی کی وجہ سے بعض دفعہ موٹاپا ہوتا ہے۔ لازم نہیں کہ کوئی انسان زیادہ کھائے تو موٹا ہو۔ Metabolism اس کو کہتے ہیں کہ ایک انسان جب خوراک لے رہا ہے تو وہ خوراک جسم میں ہضم ہو رہی ہے اور دوسری طرف جسم کے اندر ایسا نظام ہے کہ اس خوراک کو دوبارہ Energy میں یعنی توانائی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور وہ توانائی اس کے مختلف کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ دماغ کے لئے بھی' سانس لینے میں' دل کے دھڑکنے میں خواہ انسان کوئی حرکت دوسری کرے یا نہ کرے ہر وقت استعمال ہو رہی ہے اور گرمی بھی بناتی ہے حرارت عزیزی بھی اسی سے ملتی ہے۔ اگر یہ توازن بگڑ جائے اور ایک انسان جتنا کھاتا ہے اتنا وہ گرمی میں تبدیل نہ کر سکے تو لازماً جو بقیہ بچی ہوئی Energy ہے وہ Fats میں یا

گوشت میں تبدیل ہوگی۔صحت اچھی ہوگی ورزش کی عادت ہوگی تو وہ Muscles میں تبدیل ہوتی ہے پھر اور پروٹینز بنتی ہیں اس سے اور اگر صحت خراب ہو اور جگر کی خرابی سے عموماً ایسا ہوتا ہے تو پھر صرف چربی بنتی ہے مسلز نہیں بنتے اور ایکسرسائز اس کا علاج ہے۔بعضوں کو اتنی توفیق نہیں ہوتی بعض بے چارے اتنے بیمار ہوتے ہیں کہ Exercise یعنی ورزش کے باوجود وہ یہ توازن برقرار نہیں رکھ سکتے۔یہ وہ صورتحال جس کا علاج روزہ ہے۔اور روزے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو دو کھانوں کے درمیان فاصلہ ڈالا جاتا ہے وہ بعض دفعہ خوابیدہ ایسی طاقتوں کو بیدار کر دیتا ہے جو انرجی بنانے کی کارروائی کو تیز کر دیتے ہیں۔ایسے لوگ جن کو عام طور پر بھوک نہیں لگتی روزے میں سے گزریں تو بھوک ان کی ٹھیک ہو جاتی ہے۔بعض لوگ ڈائٹنگ کرتے ہیں لیکن روزے کے بعد ان سے ڈائٹنگ نہیں ہو سکتی کیونکہ جسم کی طرف سے ایسی بھڑک لگتی ہے کہ مجبور کرتی ہے کہ ضرور انسان کچھ نہ کچھ کھائے ورنہ بے چینی رہتی ہے یعنی بے چینی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔یہ وہ مضمون ہے جو صحت سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی اور بھی بہت سی شاخیں ہیں۔تمام تفصیل شاخوں کی بحث میں اس خطبے میں نہیں اٹھانا چاہتا مگر یہ یقین کریں کہ **جنہوں نے غور کیا جنہوں نے تحقیق کی وہ اس نتیجے پہ پہنچے کہ روزہ صحت کا ضامن ہے، روزہ صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا۔**

چنانچہ ایک تحقیق کا شاید میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔اسرائیل میں اس مضمون پر ریسرچ ہوئی اور ان کی نیت بظاہر یہی معلوم ہوتی تھی کہ وہ ثابت کریں کہ مسلمانوں کا جو یہ طریق ہے روزے رکھنے کا یہ ان کے لئے نقصان دہ ہے اور بچوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے بڑوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔چنانچہ پوری گہری ریسرچ کی گئی، ایک بڑی ٹیم نے اس پہ کام کیا اور یہ بھی پیش نظر تھا کہ روزے کے دنوں میں تو بعض لوگ پہلے سے بھی بڑھ کر کھاتے ہیں اور زیادہ کھانے کے نتیجے میں اور بیچ میں فاقے رہنے کے نتیجے میں ایسا نقصان ان کو پہنچ سکتا ہے کہ پھر وہ بعد میں سنبھل نہ سکیں۔جو ریسرچ کا ماحصل تھا اس نے ان کو حیران کر دیا۔بالکل برعکس نتیجہ نکلا۔جس چیز کی تلاش میں تھے اس کی بجائے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ **جتنی تحقیق کی گئی ہے اس کے نتیجے میں رمضان کے مہینے کے بعد انسان بہتر صحت کے ساتھ باہر نکلتا ہے، کمزور ہو کے نہیں نکلتا۔** ہر پہلو سے اس کے جائزے لئے گئے۔کولیسٹرول لیول کے لحاظ سے جائزے لئے گئے Metabolism کی Ratios کے آپس میں توازن کے لحاظ سے لئے گئے غرضیکہ باقاعدہ ریسرچ کا جو حق ہے وہ ادا کیا گیا اور نتیجہ یہ نکلا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے جو بات فرمائی دیکھیں وہ کیسی صحت کے ساتھ وہ بات فرمائی کتنی سچی بات فرمائی "صوموا تصحوا" روزے رکھا کرو صحت اچھی ہو جائے گی۔یہ خیال نہ کرنا کہ تمہاری صحت بگڑے گی۔

پھر ایک موقع پر فرمایا صبر کے مہینے کے روزے سینے کی گرمی اور کدورت دور کرتے ہیں اور رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ کہلاتا ہے کیونکہ اپنی خواہشات پر صبر کرنا ہے اپنے غصوں پر صبر کرنا ہے نیکیوں پر جم کے بیٹھنا ہے۔بدیوں کی طرف جو تحریک ہے اس کا مقابلہ کر کے رک جانا ہے۔ان سب چیزوں کو صبر کہا جاتا ہے۔تو فرمایا صبر کے مہینے یعنی رمضان کے روزے سینے کی گرمی اور کدورت کو دور کرتے ہیں۔سینے کی گرمی میں ایک وہ گرمی بھی ہے جو میں نے بتایا ہے Heart Burns اور اس قسم کی چیزیں لیکن اصل سینے کی گرمی میں روحانی طور پر نقصان دہ جذبات اور اشتعال انگیز باتیں ہیں۔بعض لوگوں کے سینے کھولتے رہتے ہیں بعض بری نیتوں کے ساتھ، بعض بدیوں کے ساتھ، کچھ غصوں کے ساتھ تو اول معنی وہ ہے جو سینے کی گرمی کو دور کرنے کا ہے ورنہ جہاں تک Heart Burns کا تعلق ہے وہ بسا اوقات بعض لوگوں کو رمضان کے مہینے میں زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے اس کو ظاہری معنوں میں اس طرح محمول نہیں کیا جا سکتا۔ہاں یہ درست ہے کہ کولیسٹرول لیول گرنے کے نتیجے میں رمضان کے بعد اس کا رجحان کم ہو جائے گا لیکن **بعض لوگ ہیں جو فوری طور پر اگر کوئی دوا وغیرہ استعمال نہ کریں تو ان کے روزوں کی وجہ سے ان کے معدے میں ایک قسم کا تیزاب کھولنے لگتا ہے۔اس کا علاج بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں عام طور پر میرے تجربے میں ہے کہ Broyonia 200 کی اگر ایک خوراک رات کو روزہ کھولنے کے دو تین گھنٹے کے بعد یا صبح تہجد کے وقت کھا لی جائے تو ایسے مریضوں کو عموماً اس** سے فائدہ پہنچتا ہے اور رمضان کے نتیجے میں جو تیزابی تلخی ہے اس سے بچت ہو جاتی ہے۔جن کو اس سے فائدہ نہ ہو ان کو Nux Vomica 30 کی ایک خوراک بہت فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح Acid معدے کا تیزاب مارنے کے لئے بعض دوسری ہومیوپیتھک دوائیں ہیں وہ استعمال کی جا سکتی ہیں ان میں Iris Versicolor 200 اگر کبھی کبھی کھائی جائے تو یہ بھی مفید ہے۔Robinia بھی ایک دوا ہے جو 30 یا 200 طاقت میں کھائی جا سکتی ہے۔

تو جو جسم کی اندرونی تیزابی گرمی ہے اس کے لئے یہ علاج موجود ہے لیکن یہاں ظاہر ہے کہ مراد سینے کے طیش، سینے کے کھول، غصے کی حالت میں سینے میں جو باتیں ابلتی رہتی ہیں یا نفسانیت کے جوش سے جو سینے میں جذبات کھولتے رہتے ہیں رمضان ان کا بہترین علاج ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے۔اور بھی بہت سی نصیحتیں ہیں انشاء اللہ ان کو پھر میں آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔اب ایک دو باتیں ایسی ہیں جو اس کے علاوہ کرنے والی ہیں۔

ذکر کرنا ہے ایم۔ٹی۔اے کا۔ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو تمام دنیا میں (۔) احمدیت کا فیض پہنچایا جا رہا ہے اس کے رستے میں کچھ روکیں پیدا ہوئی تھیں جس کے لئے میں نے جماعت کو دعا کے لئے بھی تحریک کی اور امید بھی دلائی تھی کہ انشاء اللہ یہ سب روکیں دور ہو جائیں گی۔تو پہلی خوشخبری تو یہ ہے کہ وہ جو مستقل انتظام ہمارا اس کو تو نہیں کہنا چاہئے اردو میں اس کا ترجمہ مشکل ہو گا لیکن ایسا ٹرانسپانڈنٹ جو آدھی دنیا کو بیک وقت تمام سگنلز دے سکتا ہے اور بڑی صفائی کے ساتھ دے سکتا ہے وہ ٹرانسپانڈنٹ جس کی طاقت موجودہ جتنے بھی ٹرانسپانڈنٹ رائج ہیں ان میں اوپر کی، چوٹی کی طاقت ہے وہ لینے کی کوشش ہو رہی تھی تاکہ جو سرسری انتظام ہے تین چار مہینے کے لئے اس کی خامیوں سے بچا جا سکے۔جو سرسری انتظام ہے اس میں ہمیں دو بیمز لینی پڑتی ہیں اور یہ جو میں کہہ رہا ہوں اس کو گلوبل بیم کہا جاتا ہے اگرچہ یہ آدھی دنیا کی بیم ہوتی ہے پوری دنیا کی نہیں۔مگر نصف کرہ ارض کے لئے یہ بیم ہوتی ہے۔وہ مل نہیں رہی تھی۔اس کے اوپر بہت سے پہلے سے ہی ان کے تقاضے موجود تھے اور ایک ایسی بیم تھی جس کے متعلق خیال تھا کہ اگر ہمیں مل جائے تو ہماری ساری مشکلات کا ازالہ ہو جائے گا اور وہی گلوبل بیم ہی تھی اور اس کی طاقت بھی زیادہ تھی صرف مشکل تھی کہ اس میں خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ بہت قیمتی بیم ہے وہ۔مگر میں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے، پہلے بھی اللہ ہی پورے کر رہا ہے ہم کونسا اپنے زور بازو سے پیسے لا رہے ہیں انتظام ہو جائے گا، لیکن لینی ضرور ہے۔کمپنی نے جواب دیا کہ لینی تو ضرور ہے مگر مشکل ہے کہ ایک آدمی نے پہلے سے ریزرو کرائی ہوئی ہے یا ایک کمپنی نے ریزرو کرائی ہوئی ہے اور ہمارا قانون یہ ہے کہ اگر تم نے ضرور لینی ہے تو اتنے پیسے پیشگی جمع کراؤ جو اس بیم پر لگیں گے اور پھر پینتالیس دن انتظار کرو۔اگر اس پینتالیس دن کے عرصے میں اس نے اپنا Claim کر دیا تو تمہارا کلیم ختم اور ہم اسے مجبور کریں گے کہ اب پیسے دے اور بیم سنبھالے۔آپ اندازہ کریں کہ وہ ایک ایک دن کتنا بھاری ہو گا۔بہت دعائیں کرتے ہوئے وقت گزرا۔ہر روز یہی فکر تھی کہ خدا کرے آج نہ کہیں اس نے کہہ دیا ہو یہاں تک کہ گزشتہ پیر پہلا روزہ تھا وہ آخری دن تھا اور بڑی مشکل سے روزہ کٹا ہے۔لیکن اللہ نے خوشخبری دی اور وہ دن پورا گزر گیا اور اس کمپنی یا اس شخص کو توفیق نہ ملی کہ وہ اپنی ریزرو کی ہوئی بیم کو سنبھال لے۔پس جونہی ہمیں اطلاع ملی اسی وقت کنٹریکٹ فائنلی سائن کر دیئے گئے ہیں۔

اب یہ خوشخبری ہے سارے عالم احمدیت کو اور دوسری دنیا کو بھی کیونکہ وہ سب فیض اٹھا رہے ہیں کہ بیچ میں جو خلا رہ گئے تھے نا اس راضی انتظام میں مثلاً مشرق وسطیٰ میں جو سعودی عرب کے بعض علاقے اور ابوظہبی وغیرہ وہاں موجودہ انتظام نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ دو بیمز درمیان بیچ میں ایک سایہ سا بن جاتا ہے اور اس سائے پہ کچھ بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔اب جو گلوبل

بیم ہمیں ملی ہے یہ جہاں ٹیلی ویژن دیکھا جارہا ہے وہاں پہلے سے زیادہ روشن اور صفائی سے دیکھا جاسکے گا کیونکہ اس کی طاقت Maximum ہے۔ جتنی طاقت بھی استعمال کی جاتی ہے اس سے زیادہ نہیں کرتے۔ اور جہاں پہلے آدھی بیم کے ذریعے پاکستان وغیرہ میں اطلاعیں مل رہی تھیں کہ اچھا بھلا صاف ہے پہلے سے بہتر ہے ان کے لئے خوش خبری ہے کہ پہلے سے بہت بہتر ہو جائے گا۔ ایسا ہی ہوگا جیسے لوکل ٹیلی ویژن دیکھا جارہا ہو۔ تو یہ ایک مسئلہ خدا تعالیٰ نے حل فرمادیا۔ اور ایک اور مسئلہ بھی حل کے قریب پہنچ گیا ہے اور وہ ہے امریکہ کے لئے ٹیلی ویژن کا مستقل انتظام۔ عارضی طور پر ہندو پاکستان' ایشیا کے لئے تو ہم نے انتظام کردیا تھا مگر امریکہ کے ساتھ سوائے جمعہ کے ایک گھنٹے کے تعلق کے باقی تعلق کٹ چکا ہے اور اس کے رستے میں بہت سی مشکلات تھیں جو تفصیل سے بیان کرنے کا موقع نہیں لیکن بہت سخت مشکلات حائل تھیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک ایسا انتظام کردیا ہے جس کو ہم اب فائنلائز کررہے ہیں۔ آخری مراحل پر ہے۔ آپ دعا کریں یہ مراحل بھی خیریت سے گزر جائیں تو اس انتظام میں امریکہ شمالی' امریکہ' جنوبی امریکہ' مرکزی امریکہ' وسطی امریکہ یہ سارے پوری طرح کور Cover ہوں گے اور انشاء اللہ پہلے انتظام سے بہتر ہوگا اس سے کم تر نہیں ہوگا اور چوبیس گھنٹے انتظام ہوگا بجائے چند گھنٹے کے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ رمضان جماعت کے لئے بہت مبارک چڑھایا ہے خدا کرے کہ ہر اگلا دن بھی مبارک آئے اور ''یسلم رمضان'' والی حدیث جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی تھی خدا کرے کہ ان معنوں میں بھی یہ رمضان ہمارے لئے ایسا سلامت گزرے کہ اس کے بعد ہر سال سلامت گزرتا چلا جائے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 15 مارچ 1996ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترم چوہدری احسان الرحمٰن بسراء صاحب (محلہ باب الابواب) واقف زندگی پنشنر تحریک جدید انجمن احمدیہ پھیپھڑوں میں پانی کی تکلیف کی وجہ سے شدید علیل ہیں علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہورہا کمزوری اور ضعف بہت ہے شوگر کی بھی تکلیف ہے ڈاکٹرز پریشانی بتارہے ہیں۔ احباب سے ان بابرکت ایام میں صحت کاملہ وعاجلہ والی لمبی زندگی کے عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید لکھتے ہیں۔ مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب آف ادرحمہ کارکن وقف جدید شعبہ مال وقف جدید مورخہ 11 نومبر 2001ء کو بوقت ایک بجے بعارضہ بلڈ پریشر فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ مورخہ 12 نومبر 2001ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کرائی۔ مرحوم نے وقف بعد ریٹائرمنٹ کیا تھا۔ 26 سال تعلیم وتدریس میں مصروف رہے اور وقف جدید میں 13 سال خدمت دین کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت محنت اور جاں فشانی سے کام کرنے والے تھے روز کا کام کرنے کے عادی تھے۔ ملنسار اور مہمان نواز تھے مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوارح میں جگہ عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

مکرم تنویر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے بھائی عزیزم وسیم احمد مظفر M.S.C ابن چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر سکنہ ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح عزیزہ ریحانہ بشریٰ احمد بنت چوہدری محمد رفیق صاحب آف جرمنی کے ساتھ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر مورخہ 11 نومبر 2001ء بعد نماز عصر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ عزیزم وسیم احمد چوہدری نور حسن صاحب آف تلونڈی جھنگلاں سابقہ امیر حلقہ گوجرہ کے پوتے اور اسی طرح عزیزہ ریحانہ بشریٰ احمد صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم سابقہ صدر جماعت 96 گ۔ب صریح فیصل آباد کی پوتی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمود الحسن صاحب بابت ترکہ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ)

مکرم محمود الحسن صاحب ابن مکرم حسن علی صاحب ساکن نمبر 6/1 باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ نمبر 6/1 باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کے نام دس مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امتہ العلی صاحبہ (دختر)
(2) امتہ الصبوح صاحبہ (دختر)
(3) مکرم محمود الحسن صاحب (پسر)
(4) محترمہ امتہ الرافع صاحبہ (دختر)
(5) مکرم عزیز الحسن صاحب (پسر)
(6) محترمہ امتہ الکبیر صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ امتہ الصغیر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم تک دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گیسٹ ہاؤس لجنہ اماء اللہ پاکستان کا سنگ بنیاد

مورخہ 15 نومبر 2001ء ساڑھے چار بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے گیسٹ ہاؤس کے سنگ بنیاد کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے صدر صاحبہ لجنہ کے تحریر کردہ گیسٹ ہاؤس کے بارے میں مختصر کوائف پیش کئے اور بتایا کہ کافی عرصہ سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو باہر سے تشریف لانے والی مستورات کی رہائش کے سلسلہ میں دقت محسوس ہورہی تھی۔ چنانچہ حضور اقدس کی اجازت سے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب گیسٹ ہاؤس کی مجوزہ جگہ پر تشریف لے گئے اور سنگ بنیاد کے طور پر پہلی اینٹ رکھی۔ بعدازاں بالترتیب درج بزرگان سلسلہ نے اینٹیں نصب کیں۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ محترم مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان۔ محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان بعدازاں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ تقریب کے اختتام پر لجنہ کی طرف سے شرکاء کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔

تحریک وقف جدید

بانی تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعود تحریک وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔''

(ماخوذ از مجموعہ خطبات وقف جدید ص 95-96)

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ GHP کی سیل بند معیاری اور زود اثر پوٹنسی

معیاری زود اثر پوٹنسی رعایتی قیمت کے ساتھ	گلاس سیل بند شیشی 10ML	جدید پلاسٹک سیل بند شیشی 10ML	جدید پلاسٹک سیل بند شیشی 20ML
6X/30/200/1000	10/=	8/=	12/=
10M/50M/CM	15/=	12/=	18/=

خوبصورت بریف کیس بمعہ روزمرہ استعمال کی 80 ادویات	10ML	20ML	20ML زود اثر مرکبات
	1000/=	1300/=	2000/=

تشخیص علاج ادویات — عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ 35460 فون: 212399 — خصوصی رعایت کیساتھ

خبریں

ربوہ: 19 نومبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 اور زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 20 نومبر- غروب آفتاب: 5-09
☆ بدھ 21 نومبر- طلوع فجر : 5-14
☆ بدھ 21 نومبر- طلوع آفتاب: 6-39

کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ

حکومت پنجاب نے سرچارج کے بغیر کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق کی رجسٹری دینے کے لئے اگلے ماہ کی 31 تاریخ مقرر کی ہے- جس میں توسیع کا کوئی امکان نہیں- یہ تاریخ ان کچی آبادیوں کے لئے ہے جن کی زمین متعلقہ ترقیاتی اداروں، بلدیہ، ٹاؤن کمیٹی اور میونسپل کمیٹیوں کو منتقل ہو چکی ہے- نظامت کچی آبادی کے سروے کے مطابق صرف صوبائی دارالحکومت لاہور میں 308 کچی آبادیاں ہیں جن میں سے صرف 72 کے مکین مالکانہ حقوق پا چکے ہیں- مالکانہ حقوق کی دستاویزات انہیں 1987ء میں محمد خان جونیجو کے دور حکومت میں دیئے گئے تھے- وفاقی حکومت کی اراضی پر 162 کچی آبادیوں میں سے 43 این او سی دے دیئے ہیں- باقی 48 کچی آبادیوں کو مارچ 1985ء میں مستقل آبادی تسلیم کرتے ہوئے کچھ شرائط کے ساتھ این او سی جاری کئے گئے- حکومت نے کچی آبادی کے مکینوں کے لئے 172 روپے فی مرلہ زمین کی قیمت مقرر کر رکھی ہے تاہم مقررہ تاریخ گزر جانے کے بعد کچی آبادی کے مکینوں کو 1985ء کے مارکیٹ نرخ ادا کرنا ہوں گے-

قندوز اقوام متحدہ کو دینے کی مشروط پیشکش

امریکی طیاروں نے افغانستان پر بمباری جاری رکھی- پاکستانی سرحد سے قریباً پانچ کلومیٹر دور صوبہ ننگر ہار میں طالبان کی ایک چوکی پر بمباری سے کم از کم 30 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے- افغان اسلامک پریس نے بتایا ہے کہ دو دن کی بمباری میں 140 عام شہری ہلاک ہوئے اس طرح ہلاک ہونے والوں کی تعداد 170 ہو گئی ہے- قندوز میں طالبان نے صوبے کا کنٹرول اقوام متحدہ کے حوالے کرنے پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے امریکی بمباری روکنے اور غیر جانبدار قوت کو قندوز کی حکومت دینے کا مطالبہ کیا ہے-

روسی فوج بھی بگرام اتر گئی

روسی کمانڈوز کی ایک ٹیم بھی افغانستان کے بگرام ائربیس پر پہنچ گئی ہے- انٹیلی جنس رپورٹوں کے مطابق برطانوی فوجیوں کے ائربیس پر پوزیشن سنبھالنے کے تھوڑی دیر بعد ایک اعلیٰ سطح کا روسی وفد کابل پہنچ گیا جو ربانی حکومت سے اس کی فوجی ضروریات کے بارے میں بات چیت کرے گا-

اسامہ کی تلاش

برطانوی اخبار سنڈے ٹیلی گراف نے برطانوی وزارت دفاع کے حکام کے حوالے سے بتایا کہ اسامہ بن لادن کے گرد گھیرا تنگ ہو چکا ہے امریکی و برطانوی کمانڈوز انہیں قندھار کے شمال مشرق میں 30 مربع میل تک کے پہاڑی علاقے میں تلاش کر رہے ہیں- اخبار نے کہا کہ امریکی و برطانوی کمانڈوز کو طالبان کے مضبوط گڑھ قندھار کے قریب اتارا گیا تاکہ وہ اسامہ کو پاکستان جانے سے روک سکیں- قندھار کے باہر جانے والے راستوں پر امریکی کمانڈوز طالبان اور القاعدہ کے لیڈروں کی تلاش کے لئے تعینات ہیں-

مذہبی دہشت گردی میں مطلوب ملزموں کی فہرست جاری

حساس اداروں نے لاہور سمیت ملک بھر میں کسی بھی ممکنہ دہشت گردی سے نبٹنے کے لئے مذہبی دہشت گردی کے مقدمات میں ملوث ملزموں کی گرفتاری کی ایک فہرست شہر بھر کے تھانوں کو جاری کر دی ہے اور انہیں روپوش ملزموں کی گرفتاری کے لئے 15 روزہ خصوصی مہم چلانے کا حکم دیا ہے- پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ مفرور ملزمان پولیس کو مساجد، امام بارگاہوں پر فائرنگ کر کے سو سے زائد نمازیوں کو ہلاک کرنے کی سفاکانہ وارداتوں میں مطلوب ہیں-

امریکہ میں مقیم 5 ہزار مسلمانوں سے پوچھ گچھ شروع

امریکہ میں بسنے والے مسلمانوں میں ایف بی آئی کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں نے خوف طاری کر دیا ہے- بہت سے مسلمانوں سے وفاقی ادارے پوچھ گچھ کا سامنا کریں گے- غیر قانونی طور پر مقیم تارکین وطن اور سٹوڈنٹس ویزا پر امریکہ میں داخل ہونے والوں کی خصوصی لسٹ تیار کر لی گئی ہے-

رمضان بازار میں گرانفروشی کرنے والوں کے خلاف کارروائی

چیف سیکرٹری پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب بھر میں رمضان المبارک کے دوران عوام کی سستی اور معیاری اشیاء مہیا کرنے کیلئے سینکڑوں سستے رمضان بازار قائم کئے گئے ہیں- ان بازاروں میں گرانفروشی کرنے والے دکانداروں اور تھوک فروشوں کے خلاف موقع پر کارروائی کرنے کے لئے موبائل کورٹس قائم کر دی گئی ہیں- اور شکایت ملنے پر موقع پر ہی جرمانہ اور قید کی سزائیں دی جائیں گی-

کنٹریکٹ پر دوبارہ ملازمتیں دینے پر پابندی

وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ریٹائر ہونے والے ججوں کی کنٹریکٹ پر دوبارہ ملازمتیں دینے پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے- اور اس فیصلے کے تحت مختلف علاقوں ٹریبونلز اور دوسرے عہدوں پر کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ریٹائرڈ ججوں کو فارغ کیا جا رہا ہے- وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس سے ریٹائرڈ ان تمام ججوں کی فہرست طلب کر لی ہے-

ریاض فتیانہ کو 5 سال قید دس لاکھ جرمانہ

مقامی احتساب عدالت کے جج نے پلاٹ ریفرنس میں سابق صوبائی وزیر تعلیم محمد ریاض فتیانہ کو 5 سال قید بامشقت، 10 لاکھ روپے جرمانے کی سزا کے علاوہ کسی بھی سرکاری عہدے کے لئے 10 سال کے لئے نااہل قرار دے دیا ہے- ان کے خلاف ریفرنس دائر کیا گیا تھا کہ انہوں نے 1989ء میں منظور حسین کے نام پر ایک کنال کا پلاٹ الاٹ کر دیا ہے اور پھر غیر قانونی طور پر یہ پلاٹ اپنے نام کرا لیا-

گمشدہ طلائی کانٹا

ایک عدد طلائی کانٹا دارالعلوم غربی حلقہ صادق سے بیت اقصیٰ جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے اگر کسی دوست کو ملا- یا معلوم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں-
عمران ارشد مکان نمبر 7/22 دارالعلوم غربی
صادق فون نمبر 212475

اوقات کار کیوریٹو کلینک
رمضان المبارک میں کیوریٹو کلینک
8:30 تا 3:30 کھلا رہے گا
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

PROTECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں- اپنا کمپیوٹر- ٹی وی- ویڈیو گیم- ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 04524-212434 Fax:213966

DILAWAR RADIO
Deals in: *Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood Power
Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

فری ہوم سروس — فری ہوم سروس
فون کریں گیزر لگوائیں
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
بھاری چادر کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
نیز پرانے گیزر کی مرمت یا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں
کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5114822, 5118096

معروف قابل اعتماد نام- البشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

فروخت رقبہ
رقبہ 24 کنال 7 مرلہ واقعہ برلب سڑک سرگودھا فیصل آباد روڈ ملحقہ جوس فیکٹری پیلووال (صدیقاں) نزد احمد نگر برائے فروخت ہے
خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں- 211882

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور